بسم اللہ الرحمن الرحیم

# عقائد علمائے دیوبند

مصنف

حضرت مولانا خلیل احمد انبہٹوی رح

دارالکتاب دیوبند ۲۴۷۵۵۴

www.sirat-e-mustaqeem.com

احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے رسالہ حسام الحرمین کے
ابطال اور اس کے الزامات و افترات کا راز تشت از بام کرنے
کے لیے رسالہ المہند کا اردو حصہ

# عقائد علمائے دیوبند

اور

علمائے حرمین کی تصدیقات مع فوائد مفیدہ

رئیس المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انور اللہ مرقدہ

ناشر

دار الکتاب دیوبند

www.sirat-e-mustaqeem.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی دنیا دیکھتی چلی آئی اور دیکھتی رہے گی اسلام ہی کی تیرہ۱۳ صدیاں نہیں بلکہ سابقین کے حالات بھی اس پر شاہد ہیں کہ جب کبھی فرعونی قوتوں نے طاغوتی طاقتوں اور حقانیت کی مخالفت کے لئے جال پھیلائے کی اور دین کے مٹانے کے واسطے اپنے مکائد اور سیہ کاریوں کی گھاٹیاں بنائیں تو قدرت کے زبردست ہاتھ نے ان ناحق کوششوں اور بے ایمان مجرموں اور بدعہدوں کی تمام کوشش رائیگاں کردیں اور ان کے سارے مکائد اور فتن ان ہی پر لوٹا دئے اور بے ایمانی کے صلہ میں دنیا و آخرت کا گھاٹا ان کو نصیب ہوا۔ سیّد رسل فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اعلیٰ پر مکّے کے کافروں اور متکبروں نے مدینے کے یہودیوں اور منافقوں نے طائف کے بدعہدوں اور بے ایمانوں نے کیا کچھ حملے نہیں کئے کیسے کیسے الزام نہیں لگائے کس کس طرح نہیں ستایا مگر قادر منتقم نے ان کے چھل اور فریب کو انہیں پر لوٹا دیا اور ان کو صرف آخرت ہی میں نہیں بلکہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار کیا ابوجہل مارا گیا ابولہب خوار رہوا عتبہ اور ولید فنا ہو گئے ابن اُبیّ اور سارے یہودی رسوائی کی زمین پر خاک آلودہ ہو کر گر پڑے اللہ نے اپنے پیغمبر اور رسولؐ کو سر بلند اور اونچا کیا اور دنیا نے ساری عزتیں اس کے قدموں کے نیچے پائیں اور اسی کے نام کو اگلوں اور پچھلوں میں برتری نصیب ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم، کوفہ اور صنعا کے رافضیوں نے مصر کے باغیوں نے نہروان کے خوارج اور شام کے ناصبیوں نے سادات مہاجرین پر حضرات انصار پر اہل بیت عظام پر ناپاک اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

گندے افترا کیے اور جھوٹ اور بہتان ان کے ذمے باندھے ذلیل ہوا ابن سبا یہودی، اور شقی قرار پایا ابن ملجم اور اس کے ساتھی، اور ذلیل ہوئے مصر کے باغی، اور خدا نے دین و دنیا میں عظمت قائم کی ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ کی۔ فاطمہؓ اور عائشہؓ کی آسمان سے ان کے نام پر سلامتی اتری اور وقار کا سکہ اقصائے عالم میں رائج ہوا لوگوں کے قلوب ان کی عظمت اور جلال کے سامنے جھکے اور جھکتے رہیں گے رضی اللہ عنہم۔ عراق کے ایک جبار عنید نے اور بادشاہی پر غرور کرنے والے منصور نے امام ہمام سیدنا ابی حنیفۃ النعمان کو کوڑوں سے مارا اور قید خانے میں ڈالا لیکن کیا دنیا نے نہیں دیکھا کہ شاہی مٹ گئی پر ابو حنیفہ کی عالمگیر فرمانروائی آج تک قلوب کو مسخر کیے ہوئے ہے کیا ایسا نہیں ہوا کہ کچھ دنوں بعد اسی منصور کا پوتا ہارون تخت حکومت پر برائے نام بٹھایا گیا۔ مگر قدرت کے زبردست ہاتھ نے لوگوں کی قسمتوں کے فیصلے انسانوں کی سیاہ و سفید کی کنجیاں اسی ابو حنیفہؒ کے خلف رشید قاضی ابو یوسفؒ کے ہاتھ میں دے دیں اور وہی مامور اور سربلند ہو کر رہا جس کو جیل خانہ کی اندھیری کوٹھڑی میں بند کیا گیا تھا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین شیخ الطائفہ محی الدین ابن عربی پر غوث وقت سید جیلانی پیر مولائے روم اور مجدد الف ثانی پر اور دنیا کے ہر نیک و باعزت ہستی پر کیا کچھ ہو کر نہیں رہا ناسپاسوں اور جاہلوں نے ان پر کفر کے فتوے لگائے کیچڑ اور ناپاکی ان پر پھینکی مگر شہادت ہے زمانہ کے مجرم ناکام اور باغی سرنگوں ہوئے اور اسکے بالمقابل مثنوی اور معنوی فتوحات مکیہ اور احیاء العلوم آج تک مردہ قلوب کو زندہ کر رہی ہیں اور بغداد و سرہند میں سونے والوں کی قبریں آج بھی زیارت گاہ عالم بنی ہوئی ہیں غرض جس نے آسمان کی طرف کیچڑ اچھالا اور خاک اڑائی اس کی اپنی ہی پیشانی خاک آلود ہوئی پھر جب ہر زمانہ میں ایسا ہوتا چلا آیا ہے تو یہ فرعونی عہد کیوں کر اس قاعدے سے مستثنیٰ ہو سکتا تھا اس زمانہ میں بھی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

جنھوں نے اللہ کے دوستوں پر سید حبیب کے حقیقی جانشینوں پر اسلام اور اسلامیات کی خدمت میں اپنی ساری عمریں جوانی کی ساری بہاریں بڑھاپے کی تمام منزلیں کھپا دینے والوں پر حدیث و فقہ کے ائمہ پر اسلام اور قرآن کی عزت و ناموس کے حفاظت کرنے والوں پر دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں اللہ کے ذکر سے زبان تر رکھنے والوں پر قسم قسم کے حملے کئے جھوٹ اور افترا کے ان پر پل باندھے ان کی نیک اور پاک زندگی کو بدنام کرنیکی کوشش کی ان کی عبادتوں کے غلط مطلب سمجھا کر انکی کتابوں میں تحریف اور کتر بیونت کر کے بعنتی فتوی لکھکر جھوٹے فتوے لکھوا کر اور حجۃ الاسلام شاہ ولی اللہؒ دہلوی کی ذریت طیبہ کو کافر قرار دیکر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا اور نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس فریب اور بے ایمانی میں سب کے آگے قدم اس شخص کا رہا جو لوگوں سے اپنے کو اعلیٰ حضرت کہلاتا تھا اور دنیا اسکو احمد رضا خاں کے نام سے پکارتی ہے خانصاحب آنجہانی نے اپنی جوانی اور بڑھاپے کی ساری منزلیں اللہ کے دوستوں کی بدگمانی میں خرچ کیں اور ان کو کافر اور دشمن رسولؐ کہکر خود اپنی ہی بے ایمانی اور افترا پردازی کا راز الم نشرح کیا۔ یوں بھی تو کبھی مکے اور مدینے کی زیارت کیلئے جانا نصیب نہوا اور ہمیشہ یہیں بیٹھے بیٹھے اپنے تئیں محب رسولؐ اور عاشق نبی اور عبدالمصطفےٰ کہکر مریدوں کو ماش کی پھریری دال کی فرمائش کرتے رہے مگر خدا کے دوستوں کو بدنام کرنیکی غرض سے ایک تکفیر کی جھوٹی دستاویز لیکر حجاز میں جا براجے مکہ مکرمہ اور مدینہ پاک کے مشائخ اور اہل علم کو دھوکہ دیکر جھوٹ بولکر اور اہل اللہ کی طرف غلط مسائل منسوب کر کے ان ناواقف بزرگوں سے تصدیق کرالائے اور اسکے بدلے میں دارین کی ابدی شقاوت اور آخرت کی پوری محرومی خرید لی۔ پر عزتوں کے حقیقی مالک نے ہمیشہ ولی اللہی جماعت ہی کو سربلند کیا انہیں کی عظمت قائم کی اور اسی جماعت کو فروغ اور ترقی ملی اسی

www.sirat-e-mustaqeem.com

جماعت کے علوم کی دنیا میں نہریں بہیں اور بہ رہی ہیں انہیں کے خانقاہوں سے اللہ اللہ کی آوازیں آئیں اور آرہی ہیں اور انہیں کے فلک بوس مدارس سے حدیث اور فقہ کی آبشاریں پھوٹیں انہیں کی تصنیفی خدمات سے دین کے دفاتر اور کتبخانے مرتب ہوئے اور ہو رہے ہیں انہیں کے تبلیغی کارناموں سے کفر اور الحاد کے ایوان منہدم ہوئے اور انہیں کے فیض یافتہ شش جہت میں پھیلے اور پھیل رہے ہیں اور انہیں کی دینی اور اسلامی خدمتوں سے اقصائے عالم میں ہنگامہ برپا ہو رہا ہے اور انہیں کی پاک زندگی کا سورج آسمان عزت پر چمکا اور چمک رہا ہے خدا کی قدرت ہے کہ منکروں نے جنکو گھٹایا وہی بڑھے جنکو پست کرنا چاہا وہی سربلند ہوئے۔ ادھر خاں صاحب انجہانی چھوٹا فتویٰ لیکر ہندوستان پہنچے اور ادھر قدرت کا زبردست ہاتھ اپنے دوستوں کی حمایت کیلئے بڑھا تحقیق حال کیلئے ایک استفتا حرمین کی پاک اور محترم سرزمین سے مولائے خلیل امام العلوم والمعارف استاذ اساتذۃ الہند شارح ابی داؤد مہاجر مدنی حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں آپہنچا اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جملہ عقائد اور خانصاحب انجہانی کی جعلی دستاویز پر مکمل تبصرہ فرمادیا اور بریلوی خانصاحب کی پوری حقیقت ظاہر کردی جو عربی زبان میں المہند کے نام سے مشہور و معروف ہے جس پر ہندوستان کے اہل علم کا سواد اعظم متفق اور حرمین و شام و مصر اور جدے کے علماء حقانی کی تصدیقات ثبت ہیں المہند نے دجال کا فریب کھول دیا اور بے ایمانی ظاہر کردی اور سارے الزاموں کی قلعی کھول دی المہند عربی اور اردو ترجمے کے ساتھ شائع ہوتا رہا لیکن اب پھر کچھ لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں جو چاند پر خاک ڈالنے کی کوشش میں خواہ وہ علی پور کے محدث پیر جماعت علی ہوں یا لاہور کے دلدار علی خانصاحب کے جیٹھے فرزند حامد علی ہوں یا بقول خود سگ بارگاہ رضوی حشمت علی ہوں سب کے سب پہر خان بریلوی کے سبق کو دہرا رہے ہیں اس لئے المہند کا صرف اردو ترجمہ شائع کرنے کی ضرورت

www.sirat-e-mustaqeem.com

پیش آئی بلاتر دید کہا جا سکتا ہے کہ اس خاص موضوع پر المہند سے زیادہ مکمل اور مدلل کوئی رسالہ اب تک شائع نہیں ہوا امید ہے کہ ناظرین اس کی قدر کریں گے اور حق تعالیٰ شانہٗ سے امید ہے کہ وہ ہماری اس خدمت کو قبول فرمائے گا۔

## ضروری التماس

جماعت کے اہل دول حضرات اگر کچھ نسخے خرید فرما کر غربا پر تقسیم فرما دیں تو غربا بھی اس سے نفع اٹھا کر ان کے لئے صدقہ جاریہ کا سبب بن جائیں گے۔

## یا فتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے علماء کرام اور سرداران عظام تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق و رسالے ایسے لائے جن کا مطلب غیر زبان ہونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے اس لئے امید کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت حال اور قول کی مراد سے مطلع کرو گے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل السنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے۔

## عقیدہ درباره سفر بزیارت روضۂ اقدس حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

**سوال** اوّل و دوم کیا فرماتے ہو شدرحال سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لئے تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے نزدیک ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و افضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی حالانکہ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیئے **الجواب** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور اسی سے مدد و توفیق درکار ہے۔ اور اسی کے قبضہ میں تحقیق کی باگیں۔ حمد و صلوۃ وسلام کے بعد اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں۔ جاننا چاہیئے کہ ہم اور ہمارے مشائخ ہماری ساری جماعت بحمداللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں۔ امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلہ علیہ حضرات نقشبندی اور طریقہ ازکیہ مشائخ چشتیہ اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کبھی کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو قرآن مجید کی یا سنت کی یا اجماع امت یا قول کسی امام کا اور بایں ہمہ ہم دعویٰ نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان کی لغزش میں سہو و خطا سے مبرا ہیں پس اگر ہمیں ظاہر ہو جائے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوئی ہے کہ اصول میں یا فروع میں تو اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی اور ہم رجوع کا اعلان کرتے ہیں چنانچہ ہمارے ائمہ رضوان اللہ علیہم سے ان کے بہتیرے اقوال میں رجوع ثابت ہے حتی کہ امام حرم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ ایسا منقول نہیں جس میں دو قول جدید و قدیم نہ ہوں اور اصحاب رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل میں دوسروں کے قول کی جانب رجوع فرمایا چنانچہ حدیث کے تتبع کرنے والے پر ظاہر ہے پس اگر کسی عالم کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کسی حکم شرعی میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علماء کرام کی تصریح سے اور اگر مسئلہ فروعی ہے تو اپنی بنیاد کی تعمیر کرے ائمہ مذہب کے راجح قول پر جب ایسا کرے گا تو انشاء اللہ ہماری طرف سے خوبی ہی ظاہر ہوگی یعنی دل اور زبان سے غلطی قبول کریں گے اور قلب و اعضاء سے شکریہ ادا کریں گے تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وہابی کا اصل استعمال اس شخص کیلئے تھا جو ائمہ رضی اللہ عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوئی کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر عمل کریں اور بدعات سیئہ اور رسوم قبیحہ کو چھوڑ دیں یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اس کے نواح میں مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا بڑا مسلمان کیوں نہ ہو اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے سنت پر عمل کرتا ہے اور بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم احیاء سنت میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں مستعد رہتے تھے اس لئے شیطانی لشکر کو ان پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر ڈالی ان پر بہتان باندھے طرح طرح کے افترا کئے اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سُنت اللہ ہے کہ خاص اولیاء میں ہمیشہ جاری رہی ہے چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دیئے ہیں جن و انس سے شیطان کہ ایک دوسرے کی طرف جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے دھوکہ کے لئے (اے محمد ﷺ اگر تمہارا رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا کام نہ کرتے سو چھوڑ دو ان کے افترا کو پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ معاملہ رہا تو ضروری ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے زیادہ مورد بلا ہے پھر کیا شبہ کہ ان کا حظ وافر

www.sirat-e-mustaqeem.com


اور اجر کامل ہو جاوے پس مبتدعین جو اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود بنایا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیا ہے ہم پر جھوٹے بہتان باندھتے اور ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں سو جب کبھی آپ کی خدمت میں ہماری جانب منسوب کر کے کوئی مخالف مذہب قول بیان کیا جایا کرے تو آپ اس کی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن کام میں لاویں اور اگر طبع مبارک میں خلجان پیدا ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات کی اطلاع دیں گے کہ آپ حضرات ہمارے نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام میں ہیں۔

# جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین ہمارے جان آپ پر قربان اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ متبرکہ کی بھی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت ہو جائے گی اس صورت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضرت کی ارشاد سے ہو رہی ہے، جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا اور کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں اور ایسا ہی عارف ملا جامی سے منقول ہے کہ انہوں نے زیارت کیلئے حج سے علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی

www.sirat-e-mustaqeem.com

کی نیت کرنی چاہیئے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کی جانب سو یہ قول مردود ہے اس لئے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی ہے بلکہ صاحب فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالۃ النص جواز پر دلالت کر رہی ہے کیونکہ جو علۃ سہ مساجد کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے کی قرار پاتی ہے وہ ان مسجدوں کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ شریفہ میں موجود ہے اس لئے کہ وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضائے مبارک کو مس کئے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے چنانچہ ہمارے فقہا نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہوگئیں تو بدرجہا اولیٰ ہے بقعۂ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو، ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ نسبت کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے جو بارہا طبع ہو چکا ہے، نیز اسی مبحث پر ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدرالدین دہلوی قدس سرہٗ کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولائے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت ڈھادی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں۔ اس کا نام ہے احسن المقال فی شرح حدیث لاتشد الرحال وہ طبع ہو کر مشتہر ہو چکا ہے اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

## عقیدہ اولیاء کرام کے توسل اور واسطہ بدرگاہ احکم الحاکمین میں دعا کرنا

سوال: کیا وفات کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء و صدیقین

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور شہدار واولیار اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز **جواب** ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیار وصلحار واولیار وشہدار وصدیقین کا توسل جائز ہے، ان کی حیات میں ہو یا بعد وفات بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں یا اسی جیسے اور کلمات کہے، چنانچہ اس کی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم المکی نے پھر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی اپنے فتاوی میں اس کو بیان فرمایا جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے **فائدہ** ہمارے اکابر مرشد العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی شیخ المشائخ حضرت قطب العالم مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب نے اپنے بزرگان سلسلہ کے شجرے تصنیف فرمائے ہیں جو ان کے متوسلین میں شائع اور معمول بہا ہیں نیز علامہ تھانوی کی مؤلفہ قربات عند اللہ اور مناجات مقبول اس پر شاہد عدل ہیں کہ ان بزرگوں کے یہاں بتوسل اولیار کرام حضرت حق تعالیٰ شانہٗ سے دعا کرنا جائز اور معمول بہا ہے۔ مناجات مقبول کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

صدقہ اپنی عزت واجلال کا — صدقہ پیغمبر کا ان کی آل کا
اپنے پیغمبر کا صدقہ اے خدا — نام جن کا ہے محمد مصطفیٰ
حضرت موسیٰ کا صدقہ اے کریم — جو ہیں پیغمبر تیرے اور ہیں کلیم

# عقیدہ دربارہ حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

**سوال** کیا فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

**جواب**۔ ہمارے نزدیک ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ یہ حیات برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انباء الاذکیا بحیٰوۃ الانبیاء میں بتصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء اور شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرتؐ کو حیوۃ دنیوی ہے اور اس معنیٰ میں برزخی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور اچھوتے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اس کا نام آب حیات ہے۔

# عقیدہ دعا کے وقت قبر شریف کی طرف اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دینا

سوال۔ کیا جائز ہے مسجد میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے۔

**جواب** اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے اپنے مسلک متقسط میں میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابو اللیث اور ان کے پیرو کرمانی و سروجیؒ وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والوں کو قبلہ کیطرف منہ کر کے کھڑے ہونا چاہیئے جیسا کہ امام حسنؒ نے امام ابو حنیفہ سے روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com

کی ہے اس کے بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابواللیث کی روایت نامقبول ہے اس لئے کہ امام ابوحنیفہؒ نے حضرت بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر ہو تو قبر مطہرہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کہو آپ پر سلام نازل ہو اے نبیؐ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات نازل ہوں پھر اس کی تائید میں دوسری روایت لائے ہیں جس مجدالدین بغوی نے ابن مبارک سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہؒ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب ابوایوب سختیانی مدینہ آئے تو میں وہیں تھا میں نے کہا کہ میں ضرور دیکھوں گا کہ کیا کرتے ہیں سو انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف اپنا منہ کیا اور بلا تصنع روئے تو بڑے فقیہ کی طرح قیام کیا پھر اس کو نقل کر کے علامہ قاریؒ فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب کی پسندکردہ ہے، ہاں پہلے ان کو تردد تھا، پھر علامہ نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے، الغرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں، مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرۂ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام سے مروی ہے جب کہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا گنگوہی اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کر چکے ہیں اور توسل کا مسئلہ بھی صفحہ ۶ نمبر ۳ و ۴ میں گذر چکا ہے۔

## عقیدہ درود شریف اور دلائل الخیرات وغیرہ کے متعلق

سوال کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور دلائل الخیرات اور دیگر اوراد پڑھنے کی بابت جواب ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر وثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں، گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا خود ہمارے شیخ مولانا گنگوہی و دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہیؒ بھی اپنے مریدوں کو اجازت دیتے تھے۔

## عقیدہ دربارہ تقلید

سوال۔ تمام اصول وفروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں اور اگر درست ہے تو مستحب ہے یا واجب اور تم کس امام کے مقلد ہو جواب اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے کیونکہ تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنی اور اپنے نفس وہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڈھے میں جا گرنا ہے اللہ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول اور فروع میں امام المسلمین ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

اسی مبحث میں ہمارے مشائخ کی بہتیری تصانیف دنیا میں مشتہر اور شائع ہو چکی ہیں۔
فائدہ الحمد للہ کہ ہمارے بزرگوں کی متعدد تصانیف در بارہ وجوب تقلید شخصی مطبوعہ موجود ہیں اور مدت سے ہندوستان میں شائع ہیں۔ علامہ تھانوی کی الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد، حضرت گنگوہی کی سبیل الرشاد وہدایۃ المعتدی توثیق الکلام وغیرہ کتب اس باب میں قابل قدر تصانیف ہیں پھر آئے دن ہندوستان کے غیر مقلدوں سے ہماری جماعت کے اہل علم برابر مناظرہ کرتی رہتی ہیں اور ان کی تردید میں تحریراً اور تقریراً مصروف ہیں۔

# عقیدہ در بارہ بیعت وجواز افادہ از قبور مشائخ

سوال کیا صوفیہ کے اشغال اور ان سے بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز ہے۔ اور اکابر کے سینے اور قبر سے باطنی فیضان پہنچنے کے قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں جواب۔ ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو دنیا سے بے رغبت ہو آخرت کا طالب ہو، نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ ہو تباہ کن اعمال سے خود بھی کامل ہو دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو، ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی نظر اس کی نظر متصور رکھے اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر فکر اور اس میں فنا رتام کے ساتھ مشغول ہو اور اس کی نسبت کا اکتساب کرے جو نعمت عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے اسکو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو، وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمداللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے مشاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں، والحمد للہ علیٰ ذلک، اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے، مگر اس طریق سے جو اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرح سے جو عوام میں رائج ہے **فائدہ** دیباچہ کتاب میں حضرت مولانا سہارنپوری قدس سرہٗ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ ہم اور ہمارے جملہ متعلقین بحمد للہ سلاسل اربعہ حضرات صوفیہ میں منسلک ہیں اور رشد و ہدایات میں مصروف ہیں۔ بحمد للہ ہمارے بزرگوں کی خانقاہیں اللہ کے ذکر سے ہر وقت آباد ہیں اور مسائل تصوف اور تزکیۂ باطن میں حضرت حکیم الامتؒ کی کثیر تصانیف عالیہ اس باب میں ایسی شہرت پذیر ہیں کہ جن دلیل کی بھی ضرورت نہیں پھر امام غزالیؒ اور شیخ شعرانی کی کتب تصوف کے تراجم حضرت حاجی صاحبؒ کی ارشاد مرشد حضرت گنگوہیؒ کی امداد السلوک فن تصوف میں بے نظیر کتابیں ہیں اور ملک میں شائع ہیں۔

# عقیدہ ابن عبدالوہاب نجدیؒ کے متعلق

**سوال** محمد ابن عبدالوہاب حلال سمجھتا ہے مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے **جواب**۔ ہمارے نزدیک اسکا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کلام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان اور مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں، آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے، پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی، اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی، اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں ہے نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں، اب رہا مسلمانوں کی جان و مال و آبرو حلال سمجھنا سو یہ ناحق ہوگا یا حق، پھر اگر ناحق ہے تو بلا تاویل ہے جو کفر اور خارج از اسلام ہونا ہے اور اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا کہ ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں، بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے ہم تو ان بدعتیوں کو جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کو انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائے گا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے، یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے

## عقیدہ دربارۂ استوا علی العرش وغیرہ

سوال۔ کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا،

www.sirat-e-mustaqeem.com

کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے ؟

**جواب** اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے ، یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و حدت کے علامات سے مبرّا ہے ۔ جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے آیات میں جو صحیح اور لغت کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً ممکن ہے استوا اس سے مراد غلبہ ہوا اور ہاتھ سے مراد قدرت ، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے البتہ جہت اور مکان ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت اور مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے ۔

# عقیدہ دربارہ افضلیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

**سوال** ۔ کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ مخلوق میں سے کوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل بھی ہے ۔

**جواب** ۔ ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا آپ سردار ہیں جملہ انبیاء و رسل کے اور خاتم سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین و ایمان اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں ۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

www.sirat-e-mustaqeem.com

# عقیدہ دربارہ ختم النبوت

**سوال** کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں، اور معنیٰ درجہ تواتر پہنچ گیا آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس پر اجماع امت منعقد ہو چکا ہے۔ اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وجود جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے اور کیا تم میں سے اور تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے۔ **جواب**۔ ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے لیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنی حد تواتر کو پہنچ گئی اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی خلاف کہے، کیونکہ جو اسکا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لئے کہ منکر ہے نص قطعی کا ہاں ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب و دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو کامل و تام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جسکے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ سب کی نبوت کے خاتم ہیں اور دوسری نوع خاتمیت بطور ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ، اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جب کہ آپ

کا نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض اس لئے کہ سارے
انبیاء کی نبوت آپ ہی کی نبوت کے واسطے سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و
یگانہ اور دائرۂ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ
خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی و زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت محض زمانے ہی کے
اعتبار سے نہیں ہے، اس لئے یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء
سابقین کے زمانے سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور غائت رفعت اور درجہ کاملہ
و فضل اسی وقت ثابت ہوگا جب کہ آپ کی خاتمیت ذات و زمانہ دونوں اعتبار
سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت
نہ مرتبہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل کلی کا شرف حاصل ہوگا
اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلال شان و عظمت کے
بیان سے مولانا کا مکاشفہ ہے، جیسا کہ ہمارے سادات محققین نے تحقیق کی ہے
مثلاً شیخ عبدالقدوس رحمہ اللہ شیخ اکبر تقی سبکی رحمہ اللہ زمخشری رحمہ اللہ علماء متقدمین اور اذکی

ERROR: undefined
OFFENDING COMMAND: ~

STACK:

-savelevel-